روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 148 | سوموار 14 صفر۔ 1417ھ یکم وفا 1375ہش یکم جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 271)

عمر بے اعتبار اور زندگی ناپائیدار ہے

بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ یا تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حالت ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں۔ دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وقف عارضی میں جانے والے روحانی اور اخلاقی طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جہاں تک وقف عارضی کا تعلق ہے اس میں پندرہ دن ایک خاص شکل میں قربانیاں دینے کا سوال ہے (وقف عارضی تو ہم نے نام رکھ دیا ہے) جانے والے بھی روحانی اور اخلاقی طور پر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جہاں ان کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی طرف سے بھی مجھے غالباً ہزاروں خطوط وصول ہو چکے ہیں کہ انہیں وقف عارضی کے وفود کے آنے سے اور ان کے ساتھ ملاپ کرنے سے اور ان سے باتیں کرنے سے اور ان کا نمونہ دیکھ کر بہت فائدہ پہنچا ہے۔ پس اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اب بھی بہت سے دوستوں کی طرف سے وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اس طرف توجہ دیں۔

میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔ ویسے ہم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں انہوں نے تو اپنی عمر کی طرف کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کی طرف دیکھا تھا اور اتنے شاندار کام کئے اور اتنا اچھا نمونہ بنے ہمارے لئے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ وہ بھی تو آخر نوجوان ہی تھا جس نے سندھ سے اسلام پر حملہ آوروں کو شکست دی۔ اور وہ بھی تو نوجوان ہی تھا جس نے سپین میں عیسائیوں کے اسلام کو کمزور کرنے کے منصوبوں کو ناکام کر کے اسلام کی رحمتوں کو ان علاقوں میں پہنچایا۔ وہ کوئی بڑے بزرگ اور عمر رسیدہ لوگ تو نہیں تھے۔ اس قسم کی باتیں ان کے منہ سے نکلتی تھیں اور اپنے رب پر اس قسم کا توکل ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ ہم تو اب سنتے بھی ہیں تو اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ کم و بیش بارہ ہزار کی قیادت کرنے والے نوجوان نے اپنی کشتیوں کو سپین کے ساحل پر جلا دیا کہ ہم نے اب واپس جا کر کیا کرنا ہے۔ ہم آگے جائیں گے۔ ہمارا خدا پر توکل ہے حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں فوج مقابلہ پر تھی بلکہ سارا یورپ مقابلہ پر تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے سے بدی کے معاملات میں تعاون کرتے تھے لیکن مسلمانوں کی مٹھی بھر فوج نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

(از خطبہ 28۔ جنوری 1977ء)

عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج یوگنڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14۔ جون 1996ء کو چوتھے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت فاطر محمود عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

اعلان برائے اطلاع پتہ

○ مکرم رانا عبدالماجد صاحب ابن مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب آف گوجرانوالہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اعلان کی تاریخ سے 15۔ دن تک نظارت امور عامہ سے رابطہ کریں۔ اگر ان کے کسی عزیز واقف کار دوست کو ان کے پتہ سے علم ہو تو وہ بھی نظارت امور عامہ کو ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

(نظارت امور عامہ)

فری بلڈ گروپنگ کیمپ

○ شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ربوہ کے خدام کی فری بلڈ گروپنگ کے لئے کیمپ لگائے جا رہے ہیں خدام سے درخواست ہے کہ اس اہم کام سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں۔ کیمپ کے اوقات بعد عصر تا مغرب ہوں گے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

96-7-1 بلاک دار العلوم الف
مقام کیمپ بیت البشیر دار العلوم جنوبی ربوہ
96-7-3 بلاک دار العلوم ب۔
مقام کیمپ بیت الصادق دار العلوم غربی ربوہ
96-7-5 بلاک دار الصدر الف۔
مقام کیمپ مرکز عطیہ خون گولبازار ربوہ

ایڈیشنل ناظم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ مقامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم- وفا 1375 ھش یکم - جولائی 1996ء

خدا تعالیٰ کی معرفت

چونکہ ہر چیز کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ذات ہے وہی ہر چیز کا خالق ہے اور اسی کے واسطے اور رابطے سے باقی تمام چیزوں کو پہچانا جاسکتا ہے اور ان کی قدر و قیمت متعین کی جاسکتی ہے اس لئے سب سے زیادہ تعظیم اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کی ہونی چاہئے اور نہ صرف تعظیم ہونی چاہیے بلکہ اس تعظیم کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہونا لازمی ہے۔ جتنا جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کو پہچانیں گے اتنی ہی زیادہ اس کی تعظیم کریں گے۔ اور جتنی اس کی تعظیم کریں گے اسی کے واسطے اور رابطے سے باقی مخلوق کو پہچان کر ہم اس کے ساتھ ہمدردی کریں گے اور ایسا سلوک کرنے کی کوشش کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم قائم ہوتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پتہ چلتا ہو۔ مذہب چونکہ انسان اور خدا کے درمیان تعلق کا نام ہے اس لئے صرف وہ مذہب سب سے زیادہ قابل قدر اور قابل قبول ہو سکتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم سب سے زیادہ ہو اور اس کی معرفت کے سامان بھی مہیا ہوں۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن سے کائنات کے وجود پر روشنی پڑتی ہے۔ اور دونوں جہان کے ساتھ ہمارا تعلق نہ صرف قائم ہوتا ہے بلکہ مستحکم ہوتا ہے۔ اور اس استحکام کی بنیاد ہماری سوچ سمجھ ہے۔ ہمارا معاملات کو صحیح طور پر دیکھنا اور پرکھنا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کی تعظیم اس کی معرفت سے پیدا ہوتی ہے اگر ہمیں اس بات کی معرفت ہی نہ ہو کہ کوئی کون ہے اور کیا ہے ہم اس کی تعظیم کیسے کرسکتے ہیں۔ جس قدر زیادہ ہم کسی چیز کو جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں یعنی اس کی معرفت رکھتے ہیں اسی قدر زیادہ بہتر طریق پر ہم اس کے ساتھ سلوک کرسکتے ہیں۔ اگر پیار کرنے والی چیز ہے تو ہم اس کے ساتھ پیار کریں گے۔ اور اگر ڈرنے والی چیز ہے تو ہم اس سے ڈریں گے۔ اور یہ پیار اور یہ ڈر ہمارے علم کے ساتھ وابستہ ہے۔ یعنی چیزوں کے معلوم ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر کسی کو پتہ ہی نہ ہو کہ سانپ کاٹتا ہے تو وہ اسے جھٹ ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس سے کھیلنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن جونہی یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سانپ کاٹنے والی چیز ہے' اور اس کے کاٹے سے آدمی مر بھی سکتا ہے۔ انسان اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ ہر پیار کرنے والی چیز جو خود بھی پیار کرتی ہے اور پیار کرواتی بھی ہے اس کے ساتھ بغیر کسی ترغیب دینے کے انسان پیار کرنے لگتا ہے۔ یہ پیار بھی اس کی اپنی سمجھ بوجھ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق جتنا سوچا جائے اور جتنا سمجھا جائے اتنا ہی زیادہ قرب کا خیال پیدا ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ اس کی تعظیم کی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اتنا ہی زیادہ ہمارے دل میں اس کی معرفت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو ہمارے تمام اعمال کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی معرفت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا تو یہ بالکل اور بات ہے۔ وہ کہہ تو سکتا ہے کہ خدا موجود نہیں ہے لیکن اس کا اندرونہ اسے کسی نہ کسی طرح اس بات کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود میں یقین رکھتے ہیں وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر وہ ان کے خدا تعالیٰ کے وجود کو سمجھنے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ وہ کس بات کو پسند کرتا ہے کس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سب کچھ ہم خدا تعالیٰ کی ذات ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ پس ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ ہماری ہر بات اور ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے اور اسی سے وابستہ ہونا بھی چاہئے۔ اسی کی تعظیم ہمارے دل میں سب سے زیادہ ہونی چاہئے اسی کی معرفت حاصل کرنے کی ہماری کوشش انتہا تک پہنچنی چاہئے۔

فطرتِ انساں کے ہیں پہلو کئی
سامنے آتی ہیں باتیں نت نئی
جو ابھی ہم نے کہی تھی آپ سے
ہو گئی وہ بات بھی آئی گئی

ابوالاقبال

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک فارسی نظم کا ترجمہ

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے

بارِ گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو

اک نور خاص میرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہِ ظاہر و پنہاں کو بخش دو

بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جائیے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنائیے

ہے قابلِ طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز

دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

اعلان داخلہ

○ شیخ زید پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور نے 2 سالہ ڈگری کورسز اور ایک سالہ ڈپلومہ کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فام 100 روپے کے عوض ڈپٹی ڈین کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11۔ جولائی 96ء ہے۔

○ 2 سالہ ایم فل سالڈ سٹیٹ فزکس پروگرام میں داخلہ کے لئے یونیورسٹی آف پنجاب کے سنٹر آف سالڈ سٹیٹ فزکس کو درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست فارم 100 روپے کے عوض سینٹر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18۔ جولائی 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز متوجہ ہوں

○ ایسے افراد جماعت جو کمپیوٹر سائنس / کمپیوٹر انجینئرنگ میں DEGREE HOLDER ہوں یا ڈپلومہ کورس کیا ہو یا ابھی ایسے کورسز میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا محض عملی تجربہ کی بنیاد پر اس پیشہ سے منسلک ہوں سے درخواست ہے کہ اپنے درج ذیل کوائف مورخہ 96-7-20 تک خاکسار کو بھجوادیں۔

نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ پتہ۔ عام تعلیم۔ کمپیوٹر کورس / ڈگری

مرزا غلام قادر
الفارس۔ دار الصدر غربی
ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت دینی

حضرت کعبؓ بن مالک کا واقعہ

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کے مقابلہ میں غیرت دینی کا اظہار فرماتے تھے بلکہ دوستوں سے بھی اگر کوئی حرکت ایسی ہوتی جس سے احکام الٰہی کی ہتک ہوتی ہو۔ تو آپؐ اس پر اظہار غیرت سے باز نہ رہتے اور اس خیال سے خاموش نہ رہتے کہ یہ ہمارے دوستوں کی غلطی ہے اسے نظرانداز کر دیا جائے۔

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی میں پیچھے نہیں رہا۔ سوائے غزوہ تبوک کے۔ ہاں جنگ بدر میں پیچھے رہا تھا۔ اور اس کی یہ وجہ تھی کہ آنحضرتؐ قریش کے قافلہ کو مدنظر رکھ کر گئے تھے۔ (کسی بڑی جنگ کی امید نہ تھی) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے بغیر قبل از وقت تعین وقت و مقام کرنے کے لڑوا دیا۔ ہاں میں لیلہ عقبہ میں موجود تھا۔ جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اور مجھے جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں کہ میں لوگوں میں ذکر کروں کہ میں بھی جنگ بدر میں شریک تھا۔ گو کہ عوام میں جنگ بدر لیلۃ عقبہ سے زیادہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ خیر تبوک کے واقعہ کے وقت میرا یہ حال تھا کہ میں نسبتاً زیادہ مضبوط اور سامان والا تھا۔ اور کسی جنگ کے وقت میرے پاس دو سواری کی اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئیں۔ مگر اس وقت میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جنگ کو جاتے۔ تو اپنے منزل مقصود کو ظاہر نہ کرتے تھے لیکن اس دفعہ چونکہ گرمی سخت تھی اور سفر دور کا تھا اور راستہ میں غیر آباد جنگل تھے اور بہت سے دشمنوں سے پالا پڑنا تھا۔ اس لئے آپؐ نے مسلمانوں کو خوب کھول کے بتا دیا۔ تاکہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اور وہ طرف بھی بتا دی جس طرف جانے کا ارادہ تھا۔ اس وقت مسلمان بہت ہو چکے تھے اور ان کا رجسٹر کوئی نہ تھا۔ اس لئے جو لوگ اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتے تھے وہ سمجھتے تھے۔ کہ جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نہ ہو۔ ان کا غیر حاضر رہنا مخفی ہی رہے گا۔ اور موسم کا یہ حال تھا کہ میوہ پک چکا تھا۔ اور سایہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ غرضیکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کی۔ اور میں بھی ہر صبح جنگ کی تیاری کے مکمل کرنے کے لئے نکلتا تھا میں بھی ان کے ساتھ تیار ہو جاؤں۔ مگر پھر لوٹ آتا۔ اور کچھ کام نہ کرتا۔ اسی طرح دن گزرتے رہے اور لوگوں نے محنت سے سامان سفر تیار کر لیا۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ایک صبح روانہ بھی ہو گئے اور ابھی میں تیار نہ تھا پھر میں نے کہا کہ اب میں ایک دو دن میں تیاری کر کے آپؐ سے جا ملوں گا۔ ان کے جانے کے بعد دوسرے دن بھی میں گیا۔ مگر بغیر تیاری کے واپس آ گیا۔ اور اسی طرح تیسرے دن بھی میرا یہی حال رہا۔ اور ادھر لشکر جلدی جلدی آگے نکل گیا۔ میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ جاؤں اور ان سے مل جاؤں۔ اور کاش میں ایسا ہی کرتا۔ مگر مجھ سے ایسا نہ ہو سکا۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد میں باہر نکلتا۔ اور ان میں پھرتا۔ تو مجھے یہ بات دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ یا تو وہ تھے جو منافق سمجھے جاتے تھے۔ یا وہ ضعفاء جن کو خدا نے معذور رکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک مجھے یاد نہیں کیا جب تک تبوک نہ پہنچ گئے۔ وہاں آپؐ نے پوچھا کہ کعب بن مالک کہاں ہے۔ بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ اپنے حسن و جمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا۔ آپؐ کے ساتھ نہیں آیا) یہ سن کر معاذ بن جبل نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یارسول اللہ ہم تو اس کو اچھا آدمی (سچا مسلمان) سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب یہ خبر آئی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے آ رہے تھے تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کروں وہ عذر کروں) مجھ کو یہ فکر ہوئی۔ کعب اب کل آپؐ کے غصے سے تو کیونکر بچے گا۔ میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو جو عقل والے تھے۔ ان سے بھی مشورہ لیا۔ جب یہ خبر آئی کہ آپؐ مدینہ کے قریب آن پہنچے۔ اس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے۔ اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپؐ کے غصے سے بچنے والا نہیں۔ اب میں نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ دوں گا۔

خیر صبح کے وقت آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے۔ آپؐ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے۔ (آپؐ نے مسجد میں دوگانہ ادا فرمایا) پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھے۔ اب جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا۔ اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے اور قسمیں کھانے۔ ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے۔ آپؐ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا۔ ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا۔ کعب کہتے ہیں۔ میں بھی آیا۔ میں نے جب آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ مسکرائے جیسے غصے میں کوئی آدمی مسکراتا ہے۔

پھر فرمایا آؤ۔ میں گیا۔ آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے پوچھا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیادار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا۔ میں خوش تقریر بھی ہوں مگر خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپؐ کو خوش کر لوں تو کل اللہ تعالیٰ (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپؐ کو مجھ پر غصے کر دے گا۔ (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں گو آپؐ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے۔ مگر آئندہ خدا تعالیٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہے گی۔ خدا کی قسم (میں سراسر قصور وار ہوں) زور۔ طاقت۔ قوت دولت سب میں کوئی میرے برابر نہ تھا۔ اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعب نے سچ سچ کہہ دیا۔ کعب اب ایسا کر۔ تو چلا جا جب تک اللہ تعالیٰ تیرے باب میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چلا۔ بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہم کو تو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو۔ تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا۔ اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے۔ خدا کی قسم ان کی باتوں سے پھر میرے دل میں آیا۔ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں میں نے ان سے پوچھا۔ اچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں دو اور بھی ہیں۔ انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے۔ ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا وہ دو شخص کون کون ہیں۔ انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا۔ خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا نام بھی لیا تو مجھ کو تسلی ہوئی میں چل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا۔ خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے۔ اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے۔ جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے) ان کے لئے یہ حکم نہیں دیا۔

اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا (کوئی بات تک نہ کرتا بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے خیر پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گزریں۔ میرے دونوں ساتھی (مرارہؓ) اور ہلالؓ تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اور میں جوان مضبوط آدمی تھا۔ (مصیبت پر صبر کر کے) باہر نکلتا۔ نماز کی جماعت میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا رہتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتا۔ آپؐ نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ میں آپؐ کو سلام کرتا۔ پھر مجھے شبہ رہتا آپؐ نے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا۔ یا نہیں۔ پھر میں آپؐ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپؐ کیا کرتے۔ جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپؐ کو دیکھتا۔ تو آپؐ منہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گزری اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہو گئی۔ تو میں چلا اور ابو قتادہؓ اپنے چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اس سے مجھ کو بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہوا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب نہ دیا۔ تیسری بار قسم دے کر یہی کہا۔ تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ بس اس وقت تو (مجھ سے رہا نہ گیا) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔ میں ایک بار مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا۔ جو مدینہ کے بازار میں اناج بیچنے لایا تھا وہ کہہ رہا تھا لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا مضمون یہ تھا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بیکار (تم تو کام کے آدمی ہو تم ہم لوگوں سے آن کر مل جاؤ ہم تمہاری خاطر مدارات بخوبی کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو اپنے دل میں کہنے لگا یہ ایک دوسری بلا ہوئی میں نے وہ خط لے کر آگ کے تندور میں جھونک دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا۔ کہنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ تم اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق دے دوں۔ اس نے کہا نہیں۔ اس سے الگ رہو۔ صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم کیا۔ آخر میں نے اپنی جورو سے کہہ دیا۔ نیک بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا۔ وہیں رہ جب تک اللہ

ایک اچھی بات

جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر نہیں کرتا اور ذلت کی موت نہیں دیتا۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ بھی ضائع نہیں جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعب نے کہا۔ ہلال ابن ابی امیہ کی جورو (خولہ بنت عاصم) آنحضرت ﷺ کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی یارسول اللہ ہلال ابن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے اگر میں اس کا کام کرتی رہوں تو کیا آپؐ اس کو برا سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔ اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو دھو رہا ہے۔ آج تک وہ اسی حال میں ہے۔ کعب نے کہا مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں نے کہا۔ تم بھی اگر اپنی جورو کے باب میں آنحضرت ﷺ سے اجازت مانگو۔ (کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی۔ (تم کو بھی اجازت دیں گے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آنحضرت ﷺ سے اجازت نہیں مانگنے کا۔ کیونکہ مجھ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں (اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح ضعیف اور ناتواں نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور گزریں۔ اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں اس وقت سے جب آپؐ نے لوگوں کو ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرمائی تھی۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔ تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ میرا دل تنگ (زندگی بتنگ) ہو رہا تھا اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا۔ (یہ ابوبکر صدیقؓ تھے) کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا۔ اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دور ہوئی۔ اور آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا۔ اب لوگ خوشخبری دینے میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہؓ اور ہلالؓ) کے پاس جلنے لگے۔ ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا کوداتے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا۔ (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچ گئی۔ خیر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی۔ میں نے (خوشی میں آن کر) کیا کیا دو کپڑے جو میرے پاس تھے۔ وہ اتار کر اس کو پہنا دیئے۔ اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے۔ اور میں نے (ابو قتادہ) سے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت ﷺ کے پاس چلا۔ رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکبادی دیتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو۔ کعبؓ کہتے ہیں۔ جب میں مسجد میں پہنچا۔ دیکھا تو آنحضرت ﷺ بیٹھے ہیں لوگ آپؐ کے گرد ہیں۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے اور مصافحہ کیا۔ مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارکباد نہیں دی۔ میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں۔ کعبؓ کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے دیکھا آپؐ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کعب وہ دن تجھ کو مبارک ہو جو ان سب دنوں سے بہتر ہے۔ جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپؐ کی طرف سے آپؐ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود معافی کا حکم اتارا) آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے۔ تو آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا۔ ہم لوگ اس کو پہچان لیتے۔

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی فطرت کیسی پاک اور مطہر تھی اور کس طرح آپؐ ہر رنگ میں کامل ہی کامل تھے۔ بے شک بعض آدمی ہوتے ہیں۔ جو غیرت دینی رکھتے ہیں۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض تو دشمنوں کے مقابلہ میں اظہار غیرت کر دیتے ہیں۔ مگر دوستوں کے معاملہ میں اظہار غیرت نہیں کر سکتے۔ اور بعض دوستوں پر اظہار غیرت کر دیتے ہیں۔ مگر دشمنوں کے سامنے دب جاتے ہیں۔ مگر رسول کریم ﷺ ایسے کامل انسان تھے۔ کہ خواہ دین کی ہتک یا احکام الہیہ سے بے پرواہی دوست سے ہو یا دشمن سے برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اور فوراً اس کا ازالہ کرنا چاہتے۔ ادھر تو طبیعت کی نرمی کا یہ حال تھا کہ گالیوں پر گالیاں ملتی ہیں۔ اور تکلیفیں دی جاتی ہیں مگر آپؐ پرواہ بھی نہیں کرتے۔ اور ادھر خدا کے معاملہ میں غیرت کا یہ حال تھا۔ کہ جب ابوسفیان آپؐ کی ہتک کرتا رہا۔ تو کچھ پرواہ نہ کی۔ مگر جب شرک کے کلمات منہ پر لایا۔ تو فرمایا اسے جواب دو۔ یہ تو دشمن کا حال تھا۔ دوستوں کے معاملہ میں بھی ایسے ہی سخت تھے۔ منافق جنگ سے پیچھے رہ گئے۔ تو کچھ پرواہ نہ کی۔ ایک مومن نے جو اس حکم الہی کے بجالانے میں سستی کی۔ تو آپؐ نے کس قدر غیرت سے کام لیا۔ اور باوجود اس کے محبت کا یہ عالم تھا کہ ان ایام ناراضگی میں بھی کعبؓ بن مالک کو کن آنکھوں سے دیکھتے رہتے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو ایک طبیب جب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کی پوری تعمیل کرنی چاہئے۔ ورنہ فائدہ سے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ ایک شخص اگر بجائے اس نسخہ کے تحریر کردہ امور کے اس کاغذ ہی کو دھو دھو کر پئے تو اسے فائدہ کی امید ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تم بھی ہماری ہر ایک بات پر قائم رہو۔ جھوٹی اور خشک محبت کام نہیں آتی۔ بلکہ تعلیم پر پوری طرح سے عمل کرنا ہی کارآمد ہوگا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ مگر وہ دغاباز کو خوب جانتا ہے۔

سید ابوالحسن قدسی

الفضل قادیان 9۔اگست 1932ء

حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب

کے مختصر حالات زندگی

افغانستان کے کسی احمدی کے مفصل حالات کا ایک یا دو صفحہ میں آنا چونکہ ممکن نہیں اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ مولوی سید غلام محمد صاحب کے بعض حالات لکھے جاتے ہیں۔

آپ کے والد صاحب کا نام دین محمد تھا آپ سادات کے ایک معزز اور اہل علم خاندان میں سے تھے۔ افغانستان کی قوم جاجی میں رہتے تھے جہاں آپ کی کافی جاگیر ہے۔ قادیان کے اکثر احمدی آپ کی شخصیت سے واقف ہوں گے۔

آپ کا قد لمبا بدن درمیانہ مگر دبلا چہرہ سفید زردی مائل ناک اونچی پیشانی وسیع ڈاڑھی گول خوبصورت۔ بالوں میں کچھ سفید آ گئے تھے۔ کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے پیٹھ جھکنے لگ گئی تھی۔ متقی، حلیم الطبع، پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ وضع میں وقار اور متانت تھی جب بولتے تو نرمی اور سنجیدگی سے۔ آپ نے بچپن ہی سے میرے والد صاحب (حضرت سید عبد اللطیف صاحب) کی صحبت اختیار کی۔ اور آپ ہی کے سایہ عاطفت میں پرورش پاکر آپ سے پڑھنے کا موقع بھی ملا تھا ابھی آپ کی تحصیل مکمل نہیں ہوئی تھی کہ والد صاحب کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا۔ اب حالت یکدم پلٹ گئی اور احمدیت کے مخالفین نے تکلیفیں دینی شروع کیں مولوی غلام محمد صاحب پر بھی اس کا اثر پڑتا تھا آپ کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کی وجہ سے آپ کو پھر مطالعہ کتب کی فرصت نہ ملی تاہم اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت کی بناء پر آپ علوم کے باریک باریک مسائل کو بھی سمجھتے تھے۔ آپ میرے والد صاحب کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ کو بلاتردد قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس کے بعد قادیان آکر حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے آپ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو اپنے ملک میں احمدی ہونے کی وجہ سے بڑی تکلیفیں جھیلنی پڑیں۔ غیر احمدی مولوی صاحبان ثواب دارین سمجھ کر ہمیشہ حکومت سے آپ کے پکڑوانے میں مصروف رہتے۔ جب آپ کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا تو آپ ظلم سے بچنے کے لئے ایک مدت تک مختلف گوشوں میں پناہ لیتے اور ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ کسی کو آپ سے بحث کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ اور آپ کو احمدیت کے نام سے اس قدر شہرت ہو گئی تھی کہ غالباً آپ کے ملک بچہ بچہ کے کان میں "مولوی غلام محمد قادیانی" کا لفظ ابھی تک گونج رہا ہوگا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں آپ کے والد صاحب اور آپ کے بھائی اور خاندان کے اکثر قریبی رشتہ دار احمدی ہیں آپ کو افغانستان کی حکومت نے احمدیت کی وجہ سے چند دفعہ گرفتار بھی کیا۔ ایک دفعہ آپ کا کوئی دشمن آپ کے گھر میں سے ایک کاپی جس میں آپ نے والد صاحب کے بعض قصائد اور ضروری علمی باتیں نوٹ کی ہوئی تھیں چرا کر قاضی کے پاس لے گیا قاضی احمدیت کا بڑا مخالف اور احمدیوں کے ستانے میں ہمیشہ کوشاں رہتا تھا اس نے آپ کو بلوا کر نہایت بے رحمی سے پٹوایا اور کچھ مدت سخت قید میں رکھا جب معاملہ حاکم کے پاس گیا جو زیادہ متعصب نہیں تھا تو آپ کی حالت پر رحم کر کے آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ ایک دفعہ پھر جب کابل سے احمدیوں کی گرفتاری کا حکم آنے پر اکثر احمدی پکڑے گئے۔ جنہیں نہایت دردناک طریقوں سے مارنے پیٹنے اور گدھوں پر چڑھانے وغیرہ کے بعد جیل میں ڈالا گیا۔ تو ان میں سے بعض نہایت قابل قدر ہستیاں قید ہی کی حالت میں پیوند خاک ہو گئیں۔ جو چھوٹ گئے وہ بھی کافی مقدار جرمانہ ادا کرنے کے بعد۔ حضرت مولوی غلام محمد صاحب کو بھی گرفتار کرنے کا حکم تھا۔ لیکن اتفاق سے آپ اس وقت کہیں سفر پر تھے۔ اپنے گھر آتے وقت جب آپ کو اپنی گرفتاری کے متعلق علم ہوا تو آپ نے انگریزی علاقہ میں چلے آنے کا ارادہ کر لیا اور خوست کے راستہ سے انگریزی علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ فرمایا کرتے تھے ہمارے ملک اور خوست کے درمیان میں جو ایک تھانہ ہے جب اس کی حد سے گزرا تو راستے میں دو مولوی جن کو میں نے پہلے کبھی دیکھا تھا اور وہ بھی مجھ کو پہچانتے تھے سامنے سے گزرے۔ آخر جب میں کچھ اور دور گیا تو چونکہ میں سخت تھکا ہوا تھا اور بخار بھی تھا اس لئے آرام کرنے کی خاطر راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سو گیا۔ تھوڑی سی غنودگی کے بعد جب آنکھ کھلی۔ تو دیکھا کہ دو سپاہی بندوقیں شانوں پر رکھے میرے سر پر کھڑے ہیں وہ مجھے کہنے لگے۔ "قادیانی تو سارے گرفتار ہو چکے ہیں تم بھی تو قادیانی ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھاگے جا رہے ہو" وہ مجھے پکڑ کر تھانہ دار کے پاس لے گئے۔ تھانہ دار نہایت شریف اور مردانہ طبیعت کا جوان تھا۔ مجھ پر نظر ڈالتے ہی سپاہیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت جلد دھم ص 130

پہلی کل پاکستان اردو کانفرنس 1964ء

پہلی کل پاکستان اردو کانفرنس 1946ء ربوہ میں اپنی نوعیت کی پہلی کامیاب کانفرنس تھی جو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کالج کی خداداد ذہانت، بلند پایہ نفیس ادبی ذوق اور بہترین علمی قیادت وسیادت کی آئینہ دار اور پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے صدر شعبہ اردو اور پروفیسر ناصر احمد صاحب پروازی معتمد مجلس استقبالیہ اردو کانفرنس اور ان کے دوسرے رفقاء کی انتھک جدوجہد کا نتیجہ تھی، 18 ماہ اخاء اکتوبر 1343ہش/1964ء کو تعلیم الاسلام کالج کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی جس میں 25 کے قریب نامور ادباء اور شعراء نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں مختلف کالجوں کی طرف سے بھی پچیس کے قریب مندوبین شامل ہوئے۔ کانفرنس کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے پر اثر خطبہ میں جو آپ کی طرف سے پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم اے صدر شعبہ اردو نے پڑھا، درج ذیل اہم ارشادات فرمائے:

"اس کانفرنس کے مقاصد خالصتہً تعمیری اور مثبت ہیں۔ ہم اردو کا مینار تخریب کی منفی اقدار پر استوار نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے نزدیک سلبی انداز فکر ذہنی افلاس کی علامت ہے۔ زندہ قوموں کی ہزار پہلو ضروریات اپنے اپنے مقام اور محل پر سب کی سب اہم اور ناقابل تردید حیثیت کی حامل ہوا کرتی ہیں۔ لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ ان جملہ قومی تقاضوں کو ضروری خیال کرتے ہوئے بھی میزان عدل کا توازن برقرار رکھا جاسکتا ہے اور اردو کو وہ ارفع مقام دیا جاسکتا ہے جو اس کا واجبی حق ہے۔

یہ ایک عظیم قومی حادثہ ہے کہ زبان کا مسئلہ جو خالصتہً قومی اور علمی سطح پر حل کیا جانا چاہئے تھا، سیاسی نعرہ بازی اور مہمل جذبات کا شکار ہو کر رہ گیا اور سترہ سال کا طویل عرصہ بے کار مباحث اور مجرمانہ غفلت کے ہاتھوں ضائع ہو گیا۔ ہم تو سنتے آئے تھے کہ ہمارے معروف "ساغر" کا ایک دور "صد سالہ دور چرخ" کے ہم پلہ ہوا کرتا ہے اور رند جب میکدہ سے نکلتے ہیں تو دنیا بدلی ہوئی پاتے ہیں۔ لیکن یہاں سترہ سال کے بعد بھی۔

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ سہل انگاری اور خوش فہمی کے گنبد سے نکل کر ہم حقائق کی دنیا میں قدم رکھیں۔ ٹھنڈے دل سے اپنی مشکلات کا جائزہ لیں اور سنجیدگی سے اپنے تعلیمی، تدریسی، علمی، ادبی، لسانی اور طباعتی مسائل کا حل تلاش کریں۔ زبان وبیان، تلخیص وترجمہ، رسم الخط اور اسی قسم کے دیگر عقدوں کی گرہ کشائی کی کوشش کریں۔ ایسا لائحہ عمل بنائیں اور اس کی تشکیل ایسے خطوط پر کریں جس سے یہ گومگو کی کیفیت ختم ہو اور اس ذہنی دھند سے نجات ملے۔

اس جگہ اس امر کا اظہار بھی غیر مناسب نہ ہو گا کہ اردو کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک پائیدار اور روحانی رشتہ بھی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اکثر تصانیف اردو ہی میں ہیں۔ اس لئے اردو زبان عربی کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے۔ اسی لئے ساری دنیا میں جہاں جہاں احمدیہ مشن یا احمدی موجود ہیں اردو سیکھی اور سکھلائی جارہی ہے۔ زبان اردو کی یہ ٹھوس اور خاموش خدمت ہے جو جماعت احمدیہ دنیا کے گوشے گوشے میں کر رہی ہے۔ اردو ہماری مذہبی زبان ہے۔ یہ ہماری قومی زبان ہے۔ یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے۔ یہ وہ قیمتی متاع ہے جو ہمیں ہمارے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے۔ اسے اس قابل بنائیے کہ ہماری آئندہ نسلیں اس ورثہ کو سرمایہ افتخار تصور کریں اور اس پر بجا طور پر ناز کر سکیں اور ہماری طرح گونگی اور "بے زبان" ہو کر نہ رہ جائیں۔

اردو ایک زندہ قوم کی زندہ زبان ہے۔ ادبیات کی اہمیت مسلم لیکن یہ نہ بھولئے کہ اردو زبان کا یہ بھی حق ہے کہ شعر وادب کے روایتی اور محدود دائرے سے باہر نکلے اور زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جائے۔ ساری دنیا کے دلوں پر اس کی حکومت ہو۔ قومیں اسے لکھیں، بولیں اور اس پر فخر کریں اور بین الاقوامی زبانوں کی محفل میں اردو بھی عزت کے بلند پایہ مقام پر سرفراز ہو۔

ان دعائیہ الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر اپنے دوستوں اور بزرگوں کو اہلاً وسہلاً و مرحبا کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ ہم سب کو ایسا انداز فکر عطا فرمائے، اور اس نہج پر کام کرنے کی توفیق دے جو نہ صرف زبان اردو کے لئے بلکہ ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے خیروبرکت کا باعث ہو۔"

خطبہ استقبالیہ کے بعد معتمد مجلس استقبالیہ اردو کانفرنس نے اختر حسین صاحب صدر انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی اور اشتیاق حسین صاحب قریشی رئیس الجامعہ جامعہ کراچی کے پیغامات سنائے جو انہوں نے خاص اس موقع کے لئے بھیجے تھے۔ ان پیغامات کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اس پیغام کے اقتباسات بھی سنائے جو آپ نے 1948ء 1327ہش میں دانش گاہ پنجاب میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے نام ارسال فرمایا تھا۔ ازاں بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا رقم فرمودہ ادبی مقالہ "اردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کرسکتے ہیں"؟ کے موضوع پر پڑھا گیا۔ یہ قیمتی مقالہ برصغیر پاک وہند کے ادیب شہیر احسان اللہ خاں تاجور نجیب آبادی نے اپنے رسالہ "ادبی دنیا" (مارچ 1931ء) حضرت صاحب کا فوٹو دے کر شائع کیا تھا۔ اس زمانہ میں رسالہ "ادبی دنیا" کے نگران اعلیٰ سر عبدالقادر مرحوم تھے۔

اس یادگار مقالہ کے بعد جو گویا اس پوری کانفرنس کی روح رواں تھا۔ وزیر آغا ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی نے اپنا فاضلانہ خطبہ افتتاح پڑھا جس میں تعلیم الاسلام کالج کو ادبی کانفرنس منعقد کرنے پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا:۔

"اردو زبان کی ترویج واشاعت کے لئے یوں تو بہت سے اقدامات ضروری ہیں لیکن اس سلسلہ میں اردو کانفرنسوں کا انعقاد ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے ملک میں بالعموم ہر تحریک نہ صرف بعض بڑے ثقافتی مراکز سے جنم لیتی ہے بلکہ پروان چڑھنے کے بعد وہیں کی ہو کر رہ جاتی ہے اس سے تحریک میں وہ کشادگی اور وسعت پیدا نہیں ہوتی جو اس کی پوری کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اردو زبان کی ترویج کے سلسلہ میں جو تحریکات وجود میں آئیں وہ عام طور پر لاہور اور کراچی ایسے مراکز ہی سے وابستہ ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج نے اس انجماد کو توڑا ہے اور اردو کانفرنس کے انعقاد سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اب اردو کے لئے محبت اور اردو کو قومی زبان کا درجہ دینے کی آرزو بڑے بڑے مراکز تک ہی محدود نہیں رہی۔ گویا اس خوشبو کی طرح جو دیوار چمن کو پار کرتی ہے اردو زبان کی ترویج واشاعت کی تحریک بھی اونچی اونچی دیواروں کو پار کر کے افق کے پہاڑوں سے آ ٹکرائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے جو مبارک قدم اٹھایا ہے اس کی ملک کے طول وعرض میں عام طور سے تقلید ہو گی اور ہم اردو زبان کو ملک کے دور دراز گوشوں تک پہنچا سکیں گے۔ آپ کی یہ اردو کانفرنس اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کے پس پشت اردو زبان کے لئے بے پناہ محبت کے سوا کوئی اور جذبہ موجزن نہیں ہے اور آپ نے پنجاب کے اس دیہاتی علاقہ میں منعقد کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اردو زبان پنجاب کے دور دراز گوشوں میں بھی ویسی ہی مقبول ہے جیسی کہ اردو کے بڑے بڑے مراکز میں مجھے یقین ہے کہ آپ نے اردو کانفرنس کے منعقد کرنے کی جو روایت قائم کی ہے اسے ہمیشہ جاری رکھیں گے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ملک کے دوسرے ادارے اس سلسلہ میں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کریں گے"

اس خطبہ افتتاح کے بعد کانفرنس کی دو نشستوں میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تحقیق اور فکر انگیز مقالے پڑھے گئے:۔

1 اردو میں سائنسی تدریس (پروفیسر شیخ ممتاز حسین صاحب صدر شعبہ اردو زراعتی یونیورسٹی لائل پور)

2 اردو میں قانونی تدریس (خضر تمیمی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

3 اردو میں دخیل الفاظ کا مسئلہ (ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب سرگودھا)

4 اردو بحیثیت تدریسی زبان (پروفیسر سید وقار عظیم صاحب شعبہ اردو دانش گاہ پنجاب)

5 غیر ممالک میں احمدی اردو کی کیا خدمات انجام دے رہے ہیں (مولانا نسیم سیفی صاحب سابق رئیس المربیان مغربی افریقہ)

6 ادب اور زندگی کا رشتہ (سید سجاد باقر صاحب رضوی شعبہ اردو دانش گاہ پنجاب)

7 اردو بحیثیت قومی زبان (ڈاکٹر وحید قریشی)

ان ادباء کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے تین غیر ملکی طلبہ یوسف عثمان صاحب (افریقہ) عبدالقاہر صاحب (ترکستان) اور عبدالرؤف صاحب (فجی) نے "ہمیں اردو سے کیوں محبت ہے" کے عنوان پر مضمون پڑھے۔ مہمانوں کے لئے یہ عجیب بات تھی کہ غیر ملکی طلبہ ایسی شستہ اردو بول رہے ہیں۔ الغرض یہ پہلی اردو کانفرنس ہر لحاظ سے حد درجہ کامیاب رہی۔ اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے تمام مقالے ذکر اردو کے نام سے تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے بعد میں شائع بھی کر دیئے گئے تھے۔

اسباب اور قویٰ سے کام لینا اور پھر خدا پر بھروسہ کرنا ہی حقیقی راہ ہے

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ میں سیاہ فاموں کے چرچوں پر حملے

امریکہ میں پچھلے 18 مہینوں میں 30 سے زیادہ بلیک چرچ (کالے لوگوں کے چرچ) جلائے جا چکے ہیں۔ اور اسی جنوری سے ہر ہفتہ میں کم سے کم ایک بلیک چرچ باقاعدگی سے جلایا گیا یا اس پر بم پھینکا گیا۔ یا اس پر شدید قسم کا حملہ کیا گیا۔ یہ اعداد و شمار امریکہ مرکز برائے جمہوری تجدید نے مہیا کئے ہیں۔

ڈیوک یونیورسٹی نارتھ کیرولینا کے پروفیسر سی۔ ایرک لنکن نے کہا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جب سے کالے لوگوں نے اپنے علیحدہ چرچ بنائے ہیں ان پر حملے بھی اسی وقت سے کئے جا رہے ہیں۔

رینڈ سکاٹ میکلا گلن جو کہ دستوری حقوق کے مرکز وائس پریذیڈنٹ ہیں نے کہا ہے کہ پہلے بھی حکومت نے اس معاملہ کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ اکا دکا کوئی آدمی گرفتار کیا جاتا اور بات ختم ہو جاتی۔ لیکن اب ان واقعات کے تسلسل کی وجہ سے چونکہ صدر کلنٹن نے ان کا نوٹس لیا ہے تو شائد اس سلسلے میں کچھ کہا جائے۔ لیکن وہ کچھ ایسے پر امید نہیں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب نیویارک ٹریڈ سنٹر میں بم پھٹا تو ایک دھات کا ٹکڑا دس آدمیوں کو ملزم قرار دینے کے لئے کافی سمجھا گیا۔ یہ ایک مثال تھی کہ تحقیقات کس طرح کی جانی چاہئے۔ اسی طرح اوکلاہاماسٹی بم کیس میں بھی مشتبہ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن ایسی تیزی بلیک چرچوں کے جلائے جانے یا بم کیسوں میں کیوں نہیں دکھائی جاتی۔

1950ء اور 1960ء کے دہاکوں میں بھی جبکہ کالے لوگوں کی طرف سے ان کو الگ تھلگ کئے جانے کے خلاف مہم چلائی جا رہی تھی اور کالے لوگوں کے لئے ووٹ کا حق حاصل کرنے کی مہم زوروں پر تھی اس وقت بھی بلیک چرچوں کو جلانے کی وارداتیں عام ہوتی تھیں۔ لیکن کہا یہ جاتا تھا کہ چونکہ یہ چرچ مظاہرین اپنی میٹنگس کے لئے استعمال کرتے تھے اور وہ ان مظاہروں کا مرکز بن گئے تھے اس لئے ان پر سفید فام حملے کرتے تھے۔ لیکن کبھی سنجیدگی سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔

ایک ایسے ہی کیس میں اسسٹنٹ یو۔ ایس۔ اٹارنی جنرل ڈلک کینیڈی نے کہا ہے جن تین آدمیوں نے بلیک چرچ کو جلانے کی واردات کی ان کے متعلق کوئی ثبوت نہیں مل سکا کہ ان کا تعلق کسی باقاعدہ تنظیم سے تھا۔ انہوں نے بہت زیادہ شراب پی جس کے زیر اثر انہوں نے یہ کام کیا۔ لیکن اس نے کہا کہ ان آدمیوں سے یہ نہیں پوچھا گیا کہ انہوں نے صرف چرچ کو جلانے کے لئے کیوں پسند کیا۔

جس چرچ کو جلایا گیا اس کے پادری ایلون اینڈ رسن نے کہا کہ یہ سب غلط ہے۔ کوئی شرابی اتنی زیادہ شراب پینے اور ویلیم کی گولی کھانے کے بعد رات کے اندھیرے میں چرچ کو تلاش نہیں کر سکتا۔

بہرحال اس منظم دہشت گردی کے خلاف جو برملا امریکہ میں ہی عرصہ دراز سے ہو رہی ہے نہ امریکی میڈیا اور نہ امریکی حکومت کچھ اتنی زیادہ فکر مند ہے۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت محسوس کرتی ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر کے انتخابات

بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں قومی اسمبلی کے انتخابات کروا کے دیکھ لیا۔ آزاد دنیا کے تمام ملکوں نے اور اداروں نے ان انتخابات پر یقین کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لوگوں کو فوجی سنگینوں کے سایوں تلے ووٹ ڈالنے پر مجبور کیا گیا لیکن جب اس میں بھی ناکامی ہوئی تو فوج کے جوانوں اور ہندوستان سے لائے گئے لوگوں سے جعلی ووٹ بھگتائے گئے۔ اور جعلی امیدوار ہندوستانی فوجی گاڑیوں سے باہر نکلنے کی جرأت نہ کر سکے۔

اس بارے میں اب مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے بھی ان انتخابات کے خلاف بیان دیا ہے یاد رہے کہ فاروق عبداللہ اپنے والد کی پارٹی نیشنل کانگریس کے سربراہ ہیں۔ یہ پارٹی ہمیشہ سے برملا بھارت کی حامی رہی ہے اور بھارت کی طرح کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ سمجھتی ہے۔

لیکن اب فاروق عبداللہ نے بھی کہا ہے کہ بھارتی حکومت نے اپنے عوام اور عالمی برادری کو گمراہ کرنے کے لئے نام نہاد پارلیمانی انتخابات کا ڈرامہ رچایا لیکن اس کا یہ ڈرامہ بالکل مکمل طور پر فلاپ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال انتہائی دھماکہ خیز ہے۔ اور صورت حال سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے بھارتی حکمران کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مقبوضہ کشمیر سے ایک ایسا طوفان اٹھنے والا ہے جو بھارت کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

○○○

اخبارات میں سے

ایک روزنامہ میں شائع شدہ فیچر کے مطابق قیام پاکستان سے لے کر 1962ء تک کوئی تعلیمی پالیسی مرتب نہ کی جا سکی۔

پنجاب میں 303 سکول ایسے ہیں جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں۔

سیاسی مداخلت کی وجہ سے تعلیمی ماحول خراب ہو چکا ہے۔

چالیس ہزار سکولوں میں سہولت نام کی کوئی چیز نہیں۔

پینتالیس ہزار آٹھ سو میں پانی، ساٹھ ہزار میں ٹائلٹ کا نام و نشان نہیں۔

یہ مسئلہ آج تک حل نہیں کیا جا سکا کہ ذریعہ تعلیم کیا ہو۔

بلوچستان کے 80 فی صد سکول پانی سے محروم ہیں جبکہ پنجاب میں اس وقت چھ ہزار سکولوں کے پاس عمارت نہیں۔ دو ہزار سکول کسی بھی وقت گر سکتے ہیں۔

یہ فیچر آرٹیکل عابد تہامی اور آصف علی پوتا نے تحریر کیا۔

کیا تعلیم صرف امراء کے بچے ہی خرید سکتے ہیں ایک ایسا سوال ہے جو عام طور پر طبقاتی کشمکش کے پیش نظر زیر بحث آتا رہتا ہے۔ اگر تعلیم خریدنے کی چیز ہے تو یقیناً وہی لوگ خرید سکیں گے جن کے پاس خریدنے کے لئے کافی روپیہ ہو گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تعلیم خریدنے کی چیز ہے ہی نہیں۔ ایک وقت تھا کہ گاؤں اور قصبوں کے سکولوں کے طلباء کے نتائج بہت اچھے ہوتے تھے۔ حالانکہ وہ بعض اوقات درختوں کے نیچے اور بغیر ٹاٹ کے بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ اور انہیں کوئی سہولتیں بھی میسر نہیں ہوتی تھیں۔ دراصل طبقاتی کشمکش نے اس بات کو زیادہ نمایاں کر دیا ہے کہ غریب کے بچے کا لباس اور وہ سکول جس میں اسے داخل کیا جاتا ہے بالکل عام سے ہیں اور امیروں کے بچے اچھا لباس پہن کر اچھے اچھے مدرسوں میں جاتے ہیں۔ فرق اچھے برے لباس اور اچھی اور بری عمارت کا نہیں فرق تعلیم دینے والوں کا ہے۔ اگر تعلیم دینے والے اچھے ہوں تو ہر جگہ اچھی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور پھر جہاں تک تعلیم کے خریدنے کا سوال ہے کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو بغیر خریدے مل جائے۔ اگر غریب یہ کہنا شروع کر دے کہ کیا جھونپڑیاں غرباء ہی کے لئے ہیں۔ اور امراء محلات میں رہیں تو اسے کون تبدیل کر سکتا ہے غرباء بھی اپنے زور بازو سے کمائیں۔ خوب کمائیں اور محلات تعمیر کریں۔ آخر جن کے پاس آج محلات ہیں انہوں نے ایک ہی دن میں محلات نہیں تیار کر لئے۔ ان کی کئی نسلوں نے انہیں اس مقام پر پہنچایا ہے۔ اگر طبقاتی ..... کو آگے لایا جائے تو وہی بات ہو گی جو کیمونسٹوں نے کر دیکھی ہے۔ سب کو برابر کرنے کی کوشش کی اور وہ بھی نہ کر سکے اور اس کے باوجود کیمونسٹوں کا پانسہ بھی پلٹ گیا۔

بہرحال انسان کے لئے جدوجہد لازمی ہے جہاں بھی ہے اور وہ جس طرح کا بھی ہے جدوجہد کرنا اس کا فرض ہے اور یہ جدوجہد ہی ہے جو انسانوں کو ان مقامات تک پہنچا دیتی ہے جن کی طرف لالچ کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر شخص کو بہتر زندگی گزارنے کے مواقع ملنے چاہئیں۔ لیکن مواقع سے کون فائدہ اٹھاتا ہے اور کتنا فائدہ اٹھاتا یہ ہر شخص کی اپنی اہلیت پر منحصر ہے۔ ہم یہ ضرور کہیں گے کہ حکومت کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جو جہاں بھی ہے وہاں اسے ملنے والی مراعات ضرور ملیں۔ یہ نہیں کہ ایک طبقے کی مراعات چھین کر دوسرے طبقہ کو دے دی جائیں لیکن ہر طبقہ میں جو بھی مراعات مل سکتی ہیں وہ ملنی چاہئیں اور اگر ایسا ہو تو یقیناً کشمکش میں کمی آسکتی ہے اور طبقاتی فرق جو ہے اسے بھی کسی حد تک پاٹا جا سکتا ہے اگر ہم یہ کہیں کہ اس فرق کو بالکل پاٹ دیا جائے تو یہ ہرگز ممکن نہیں ہے۔ کم از کم ہماری اس دنیا میں تو یہ بات ممکن نہیں۔

بقیہ صفحہ 4

لگا تم اس بیچارے مسافر کو کیوں اور کس کے حکم سے تکلیف دے کر یہاں لائے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ابھی دو مولوی یہاں سے گزرتے ہوئے ہمیں کہہ گئے ہیں کہ یہ شخص قادیانی ہے اور حکومت سے بھاگنا چاہتا ہے۔ تھانہ دار صاحب نے ان کو اور بھی ڈانٹا اور مجھے کہنے لگے کہ آپ صاحبزادہ صاحب کے شاگرد ہیں؟ میں نے کہا ہاں کہنے لگے آپ خاطر جمعی سے چلے جایئے کوئی شخص آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح صحیح و سالم انگریزی علاقہ میں پہنچا دیا۔ جس وقت افغانستان میں احمدیوں کی آزادی کا اعلان کیا گیا۔ تو آپ واپس وطن تشریف لے گئے یہ امان اللہ خان کا زمانہ تھا مگر مولوی صاحبان کو ملک کی آزادی اور اپنی قوم کا امن میں رہنا کیسے گوارا ہو سکتا تھا۔ احمدیت کی مخالفت کی آگ شدت سے بھڑک اٹھی چنانچہ بعض احمدی تو قید کر لئے گئے اور بعض راہ خدا میں قتل کئے گئے مولوی غلام محمد صاحب کا بھی وہاں رہنا مشکل ہو گیا آپ اہل و عیال کے بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان نقل مکانی کر کے تشریف لے آئے۔ اور آخر تخمیناً پچپن سال کی عمر میں بمرض پیچش بتاریخ 28۔ جولائی 1932ء وفات پا کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقربین میں داخل کر کے اپنی رضامندی سے خوشنود فرمائے آمین۔ آپ ایک بیوی دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں چھوڑ گئے جو اپنے ملک میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا آپ ہی متکفل ہو۔ اور انہیں احمدیت میں استقامت کا نمونہ بننے کی توفیق بخشے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار یکم جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر172 (نیا)

1-00 اے لیٹر فرام لندن۔

1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء

3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر23

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 15 (دوبارہ)

5-00 لقاء مع العرب 96-6-27 (دوبارہ)

6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری (i) بیت الحمد، (ii) واقفین نو کی بیت الاقصیٰ کی سیر (ربوہ)

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر172 (دوبارہ)

8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 23 (دوبارہ)

9-00 ملاقات- انگلش بولنے والے دوستوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات۔

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 15 (دوبارہ)

11-00 اے لیٹر فرام لندن

12-00 سرائیکی پروگرام-خطبہ 95-8-18

1-00 لقاء مع العرب 96-6-27 (دوبارہ)

2-00 اردو پروگرام- تقریر از میر محمود احمد ناصر- سیرۃ النبی ﷺ -بیان کرنے کے طریق-حصہ اول

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر172 (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 15 (دوبارہ)

5-00 انڈونیشین پروگرام

6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر42 (نیا)

7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- سالانہ کھیلیں- انصاراللہ ربوہ 1996-6-23

7-30 ہجری شمسی کیلنڈر

8-00 لقاء مع العرب نمبر51 (نیا)

9-00 ترکی زبان میں پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد- نمبر7 (نیا)

11-00 جرمن پروگرام (i) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ii) کھانا پکانے کا پروگرام

منگل 2-جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر173 (نیا)

1-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن

1-30 متفرق پروگرام

2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 42 (دوبارہ)

3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

3-30 متفرق پروگرام

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7

5-00 لقاء مع العرب نمبر51 (دوبارہ)

6-00 احمدیہ ٹی وی- سپورٹس-سالانہ کھیلیں از انصاراللہ ربوہ 96-3-23 (دوبارہ)

6-30 ہجری شمسی کیلنڈر

7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر173 (دوبارہ)

8-00 فرنچ زبان سیکھئے-

8-30 متفرق پروگرام

9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نمبر42 (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد نمبر7- (دوبارہ)

11-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن

12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام- خطبہ 24-6-94

1-00 لقاء مع العرب- نمبر51 (دوبارہ)

2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام

3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر173 (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- نمبر7- (دوبارہ)

5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ- بر موضوع تربیت 89-2-17

6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر43 (نیا)

7-00 طبی معاملات بچے اور ماں کی صحت- حصہ اول

7-30 ایک نو احمدی امداد حسین گفتگو سے گفتگو

8-00 لقاء مع العرب نمبر52 (نیا)

9-00 نارویجین پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر10

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 16 (نیا)

11-00 جرمن پروگرام-لجنہ کی گفتگو-

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید 166 مراد ضلع بہاولنگر ابن مکرم جمیل احمد صاحب آف ملتان کا نکاح ہمراہ مکرمہ ثمینہ قدسیہ صاحبہ بنت مکرم شاہ محمد حامد صاحب گوندل (طاہر آباد) ربوہ بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے مورخہ 96-6-13 کو بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم زاہد محمود صاحب ابن مکرم محمد قاسم صاحب نصرت آباد فارم ضلع میرپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25- مئی 96ء کو پہلی بچی عطا کی ہے جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت سلمانہ زاہد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ عزیز نصیر احمد ابن مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف ونجواں نظام پورہ چیلے والا چک 38/R-B ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 27۔ جون 1996ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملا عزیز کا جنازہ نظام پورہ کے قبرستان میں مکرم مربی صاحب چک 48 بھوڑو ضلع شیخوپورہ نے پڑھایا اور تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب چک 48 بھوڑو ضلع شیخوپورہ نے ہی دعا کروائی۔

عزیز کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ سندھ یونیورسٹی جامشورو نے ایم اے سال اول میں پاکستان سٹڈیز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کسی بھی پاکستانی یونیورسٹی سے بیچلرز کرنے والے طلباء اس پروگرام کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم یکم جولائی 96ء سے یونیورسٹی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24- جولائی 96ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔

○ یونیورسٹی آف پشاور نے Prosthetic اینڈ Orthotic (مصنوعی انسانی اعضا بنانا اور لگانا) سائنس میں B.Sc. میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ داخلہ ان تمام طلباء کے لئے کھلا ہے جنہوں نے پاکستان کے کسی بھی بورڈ سے انٹرمیڈیٹ سائنس مضامین کے ساتھ پاس کی ہو۔ داخلہ بذریعہ ٹیسٹ اور انٹرویو ہوگا۔ درخواست فارم 100 روپے کے عوض دفتر سے یا 120 روپے کے عوض بذریعہ ڈاک پرنسپل PETCOT حیات شہید ٹیچنگ ہاسپٹل پشاور کے نام ارسال کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

○ قائداعظم یونیورسٹی- اسلام آباد نے سیلف فنانس کی بنیاد پر مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 1- MBA 2- ایم۔ ایس۔ سی (کمپیوٹر سائنس) 3- ایم۔ ایس۔ سی۔ (اکنامکس)

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 96ء ہے۔ پراسپکٹس وفارم یونیورسٹی سے 160 روپے کے عوض یا 180 روپے کا کراس پوسٹل آرڈر بنام خازن قائداعظم یونیورسٹی ارسال کر کے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اہم اعلان

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے BPS-17 میں ریکروٹمنٹ کے لئے داخلہ امتحان کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ امتحان 17- اکتوبر 96ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم 300 روپے کی Treassury رسید دکھا کر یکم جولائی 96ء سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- جولائی 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے خلاف ریفرنس دائر کر دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر کی طرف سے دائر کردہ اس ریفرنس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے جماعت اسلامی کے امیر کو بعض مقاصد کے لئے 10 کروڑ روپے دیئے تھے۔ مسٹر نواز شریف نے خود یہ بات پریس کو بتائی۔ انہوں نے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی سے کہا کہ وہ یہ ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو بھجوائیں۔ وزیر داخلہ نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ راولپنڈی میں فیض آباد کے مقام پر ہونے والے بم دھماکے کے ملزم حکومت کی حراست میں ہیں۔ ایسا قانون نافذ کرنے والے اداروں کی زبردست کوششوں سے ممکن ہو سکا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ فیض آباد بم دھماکہ ایک بہت بڑا جال ہے جس کا ایک سرا ہم نے پکڑ لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس کے آخری روز حکومتی ارکان کی طرف سے عدلیہ پر شدید تنقید کی گئی۔ پیپلز پارٹی کے ارکان نے ججوں کو ہدف تنقید بنایا۔ سپیکر نے اجلاس برخاست ہونے سے پہلے اعلیٰ عدالتوں کے بارے میں توہین آمیز کلمات کو کارروائی سے خارج کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خصوصی دعوت پر ان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر بھٹو عدلیہ کا احترام پامال کر رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر حکومت نہ عدالتوں کا حکم مانتی ہے اور نہ ہی پارلیمنٹ کے کردار کو مانتی ہے۔ عدلیہ کے احترام کا یہ حال ہے کہ بلدیاتی اداروں کو عدلیہ نے بحال کیا اور پنجاب اسمبلی نے ایک نیا قانون بنا کر ان اداروں کو دوبارہ توڑ دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت کرپشن اور بے حیائی کو فروغ دے رہی ہے۔

○ بلدیاتی اداروں کی بحالی کے لئے اپوزیشن نے دوبارہ سپریم کورٹ میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اپوزیشن کا موقف یہ ہے کہ بجٹ اجلاس کے دوران کسی ہنگامی بل پر عمل درآمد نہیں کروایا جا سکتا۔

○ جمعیت اہل سنت نے مسلم لیگ (ن) کی بجائے اب مسلم لیگ (ج) کی حمایت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور زور دیا ہے کہ علماء و مشائخ کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

○ آزاد کشمیر میں انتخابات سے ایک روز قبل بم کے دھماکے سے سکول اور پولنگ سٹیشن تباہ ہو گیا۔

○ قومی اسمبلی کے ارکان کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ حکومتی ارکان نے کہا کہ کیا ساری عمر عوامی حقوق کے لئے لڑنے والوں کا ایک پلاٹ پر بھی حق نہیں۔ نواز شریف نے کوڑیوں کے بھاؤ پلاٹ الاٹ کر دیئے۔ مسلم لیگ (ن) کے شاہد خاقان عباسی کی طرف سے سوالوں کی بوچھاڑ پر وزیر تعلیم سید خورشید شاہ اشتعال میں آ گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر کے پاس ایک ماہ میں حکومت کی چھٹی کرانے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تحریک کی قیادت ہم کریں گے نواز شریف ہمارے ساتھ آ جائیں۔ ہمارا آرمی چیف سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہی انہیں ہم نے تحریک کے مقاصد بتائے ہیں۔ قاضی نے کہا کہ "میں حکومت کو ہٹا کر دم لوں گا۔" اگر کسی نے مارشل لاء لگانے کی کوشش کی تو میں مخالفت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ فوج بالواسطہ طور پر صدر کی حمایت کرے۔ عدلیہ کی نگرانی میں حکومت قائم کی جائے جو دو سال جاری رہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اینٹی امریکہ نہیں ہوں۔ ہم امریکہ دشمنی افورڈ نہیں کر سکتے۔

○ جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ نے آزاد کشمیر کے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کسی کارکن نے انتخابات میں حصہ لیا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ فرنٹ کے سربراہ امان اللہ خان نے کہا کہ انتخابی ڈرامہ ختم کر کے تمام سیاسی و عسکری تنظیموں پر مشتمل انقلابی کونسل قائم کی جائے۔

○ حکومت کے خلاف جماعت اسلامی کی احتجاجی مہم کا پہلا جلسہ فیصل آباد میں یکم جولائی کو ہو گا۔

○ پنجاب انتظامیہ میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ افسروں کے کوائف جمع کر لئے گئے ہیں۔

○ نواز شریف اور جمعیت العلمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے ناشتے پر ملاقات کی اور طے پایا کہ وسیع تر تعاون وقت کی آواز ہے۔

○ ترکی میں اسلامی رفاہ پارٹی کی قیادت میں مسٹر نجم الدین اربکان نے وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھال لیا ہے۔ اتاترک کے وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی حکومت ہے جو اسلام کے نعرے پر برسراقتدار آئی ہے۔ سیکولر ٹروپاتھ پارٹی کی رہنما سابق وزیراعظم مسز تانسو چیلر نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ ہوں گی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے خطاب کا بظاہر مقصد بھارت اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں الیکشن کا موازنہ تھا۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے لوک سبھا کی نشستوں کے انتخاب پر سخت تنقید کی۔ اور اسے ڈھونگ قرار دیا۔

○ وادی نیلم کے سرحدی دیہات "لالہ" پر بھارتی فوج کی گولہ باری سے ایک مکان کو شدید نقصان پہنچا۔

○ بھارت نے برطانیہ سے جنیوا میں تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں دیئے گئے ایک بیان پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ نئی دہلی میں برطانوی ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے بھارت کی تشویش سے آگاہ کیا گیا۔ برطانوی مندوب نے کہا تھا کہ بھارت مچھلی کی طرح کانٹے سے نکلنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کے ممبران اسمبلی کی طرف سے ضمانت کی درخواستوں کی مخالفت نہیں کرے گی۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے لئے مراعات کا اعلان کرتے ہوئے یہ پیشکش کی۔

○ بجٹ میں نیوز پرنٹ پر 18 فیصد جنرل سیلز ٹیکس اور 5 فیصلہ کسٹم ڈیوٹی کے خلاف 2۔ جولائی کو اخبارات کی ہڑتال ہو گی۔

○ افغانستان میں بارودی سرنگیں اور ہتھیار جمعہ بازاروں میں بکتے ہیں۔ ادھر نئے افغان وزیراعظم گلبدین حکمت یار نے افغانستان میں قیام امن کی کوششوں پر امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کا خصوصی شکریہ ادا کیا ہے۔

○ سربوں کی ڈیموکریٹک سرب پارٹی نے بین الاقوامی معاہدوں سے انحراف کرتے ہوئے جنگی جرائم میں ملوث راڈووان کراوزچ کو دوبارہ اپنا پارٹی لیڈر منتخب کر لیا ہے۔

○ پنجاب میں شدید گرمی کے بعد گزشتہ روز وسیع پیمانے پر بارش ہوئی۔ جس سے تین دریاؤں میں درمیانے درجے یا زائد کا سیلاب آنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

○ ایس ایس پی لاہور نے کہا ہے کہ ہم نے اصل متحرک گروہ کو پکڑ لیا ہے جس کی وجہ سے اب دہشت گردی کی وارداتیں رک گئی ہیں۔

○ فیصل آباد پولیس نے ڈکیتی قتل اور سمگلنگ کے متعدد ملزم گرفتار کر لئے ہیں۔ ملزموں کے قبضے سے کروڑوں روپے کی مالیت کی موٹر سائیکلیں، کاریں نقدی اور زیورات برآمد کر لئے گئے ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے جماعت اسلامی کی احتجاجی تحریک کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس واقعہ کی سپریم کورٹ کے جج سے انکوائری کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بجٹ تو محض ایک بہانہ ہے یہ لوگ آمریت کو دوبارہ لانا چاہتے ہیں۔ حکومت کے خلاف چھ ہفتوں کے مظاہروں کا پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ گزشتہ مظاہرے میں کمانڈوز بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی جمہوریت کا نظام ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

معدہ کا السر و سوزش
معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن کا STOMACH ULCER CURE فوری اور مؤثر علاج ہے قیمت -/20
علاوہ ازیں DIGESTIN TABS معدہ جلن میں فوری آرام دیتی ہے، پورے نظام ہضم کیلئے مفید و مؤثر ہے قیمت -/20
لٹریچر کے ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 761 کلینک: 211054
سیلز آفس: 211283

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 1 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ 55
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ